# کتاب نما

ادارہ

نام کتاب : ترجمہ قرآن اور تشریح (قرآن ہی کی روشنی میں)
مؤلف : محمد ذکی
ناشر : بیکن پبلشرز، ۴/۱۲۱۳، سرسید نگر، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۲
صفحات : ۷۷۸
قیمت : ۸۰۰ روپے

یہ قرآن کریم کی صداقت، عظمت اور تاثیری قوت اور اس کے سمجھنے سمجھانے میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی دلیل ہے کہ اس سے متعلق نت نئی کاوشیں منظر عام پر آتی رہتی ہیں۔ اہم بات یہ کہ یہ دلچسپی اسلامی و مشرقی علوم کے ماہرین کے علاوہ جدید اسکالرس کے حلقوں میں بھی نظر آتی ہے اور اہل اسلام کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں میں بھی اس دلچسپی کے مظاہر سامنے آتے رہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ قرآنیات پر تصنیف وتالیف میں سب سے زیادہ دلچسپی اس نہج سے لی جاتی ہے کہ کس طرح اس عظیم ترین کتابِ ہدایت کے معنی ومفہوم تک رسائی کو آسان بنایا جائے۔ زیر تعارف تالیف کا تعلق بھی اسی نیک بابرکت کوشش سے ہے۔ مؤلف گرامی (ڈاکٹر محمد ذکی) شعبہ تاریخ (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) میں تقریباً ۲۲ برس تک استاد رہے ہیں۔ شعبۂ تاریخ میں تدریسی مشاغل کے دوران ان کی جو تصنیفی وتالیفی کاوشیں منظر عام پر آئیں وہ زیادہ تر عہدِ اسلامی کے ہندوستان کی تاریخ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انھوں نے قرآن کریم، سیرت نبوی ﷺ، سیر انبیاء کرام اور اسلامی تاریخ کے اولین دور پر مطالعہ اور تحقیق کے لیے اپنی توجہات مرکوز کیں اور ان موضوعات

پر متعدد کتابیں (پیام رحمت، اعجاز سیرت، سیرت الانبیاء اور تاریخ الاقوام) تصنیف کیں۔ ان کی ان کتابوں کا امتیاز یہ ہے کہ انھوں نے ان کا اولین مآخذ قرآن کریم کو بنایا، حتی کہ سیرت نبوی ﷺ اور تاریخ اقوام پر اپنی نگارشات میں بھی یہی منہج اختیار کیا۔

زیر تعارف ''ترجمہ قرآن اور تشریح (قرآن ہی کی روشنی میں)'' قرآن سے رہنمائی اور مؤلف کے اپنے غور وفکر پر مبنی ہے۔ انھوں نے مقدمہ میں یہ احساس ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم کے سیکڑوں تراجم دستیاب ہیں، لیکن ان میں اختلاف بہت ہیں، جنھیں انھوں نے مثالوں سے واضح بھی کیا ہے۔ ان کی نظر میں ان اختلافات میں ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ بیشتر مترجمین نے تاویلات کا سہارا لیا یا پیش رو مترجمین کو اپنا پابند بنایا۔ اسی لیے انھوں نے کسی سابق مترجم کی اتباع کے بغیر خود اپنے غور وفکر کی روشنی میں جو ترجمہ بہتر سمجھا اسے اختیار کیا ہے (ص ۱-۲)۔ ترجمہ کے ساتھ حواشی کی صورت میں کہیں مختصر اور کہیں مفصل تشریحات ملتی ہیں۔ ترجمہ کے متن میں بین القوسین الفاظ کا اضافہ کر کے معنی ومفہوم کو آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طریقِ ترجمہ کی وضاحت کرتے ہوئے مترجم گرامی لکھتے ہیں:

> ''ترجمہ میں بریکٹ کا نشان نسبتاً زیادہ نظر آئے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر الفاظ اور آیتوں کی تشریح بہ کثرت حواشی میں دی جاتی ہے۔ اس طرح پڑھنے والے کو بار بار سلسلہ کلام توڑ کر حواشی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، میں نے کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ الفاظ اور آیتوں کا مفہوم کم سے کم الفاظ میں بریکٹوں ہی میں واضح کر دیا جائے تاکہ پڑھنے والے کو سلسلہ کلام توڑنا نہ پڑے اور عبارت میں تسلسل و روانی قایم رہے'' (ص ۲)۔

مثال کے طور پر سورہ الکوثر کا ترجمہ اس طور پر دیا گیا ہے:

''یقیناً ہم نے عطا کر دی (اے رسول ﷺ) تجھ کو کوثر۔ لٰہذا تو (خاص اہتمام کے ساتھ) نماز ادا کر اپنے رب (کی رضا جوئی) کے لیے اور

قربانی (بھی) کر۔ بے شک تمھارا دشمن ہی ہوگا ابتر (یعنی اس کا ہی کوئی نام لیوا نہ ہوگا)'' (ص ۷۷٦)۔

اس ترجمہ کا ایک مفید پہلو یہ بھی ہے کہ اگر کسی آیت کے ترجمہ میں مترجمین کے مابین کافی اختلاف پایا جاتا ہے تو مختلف مترجمین کے ترجمہ کو حاشیہ میں ان کے حوالہ کے ساتھ نقل کردیا گیا ہے۔ (ص ۱۰۹/ حاشیہ نمبر ۴۴، ص ۱۲۳/ حاشیہ نمبر ۹، ص ۴۱۱/ حاشیہ نمبر ۱، ص ۴۴۲/ حاشیہ نمبر ۱٦، ص ۴۹۸/ حاشیہ نمبر ۹، ص ۴۹۸/ حاشیہ نمبر ۹، ص ۵۱۳/ حاشیہ نمبر ۱۰)۔ مترجم گرامی نے یہ وضاحت بھی کردی ہے کہ کسی آیت یا آیت کے کسی لفظ کے مختلف تراجم نقل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ قارئین کو یہ اندازہ کرنے میں آسانی ہو کہ کون سا ترجمہ بہتر ہے۔

قرآن میں مذکور مشکل الفاظ، اصطلاحات اور نکات کی مختصر وضاحت کے علاوہ الفاظ کی تشریح یا آیات کی ترجمانی میں معروف اردو مفسرین کے مابین جو اختلافات پائے جاتے ہیں انھیں مؤلف گرامی جگہ جگہ جامع انداز میں ان تفسیری حواشی میں واضح کردیتے ہیں اور پھر ان سب سے مختلف اپنی تشریح پیش کرتے ہوئے یہ ذکر کرتے ہیں کہ خود قرآن میں غور وفکر یا زیر بحث آیت جیسی دوسری آیات میں تدبر و تفکر سے اخذ کردہ یہ مفہوم زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے (ص ۴۹-۵۱/ حاشیہ نمبر ۵۳)۔

بعض الفاظ یا اصطلاحات کی تشریح میں جب فاضل مترجم کو مفسرین کی آراء میں واضح اختلاف نظر آیا اور ان میں سے کسی ایک نے حدیث کے حوالہ سے رائے ظاہر کی تھی تو انھوں نے اس پہلو سے غور وفکر کی دعوت دی کہ اگر حدیث صحیح ہے تو دوسری تشریح کیوں اختیار کی گئی اور اگر حدیث صحیح نہیں تو پھر اس کی بنیاد پر کیوں کوئی رائے قایم کی گئی۔ سورہ القلم کی آیت (۴۲) ''یوم یکشف عن ساق'' کے ترجمہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

''کشف ساق کی ایک تشریح حدیث کے حوالہ سے یہ کی گئی ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک خاص انداز سے اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا۔ اس وقت ایمان والے سر بسجود ہو جائیں گے لیکن کافروں اور منافقوں کی کمر

اکڑ جائے گی اور وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے (ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن/ تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی)۔ دوسری تشریح ہے کہ ''کشف ساق'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ بڑی ہلچل کا دن ہوگا۔ یہ عربی زبان میں شدتِ امر کی ایک معروف تعبیر ہے (تدبر قرآن/تفہیم القرآن)۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مذکورہ حدیث صحیح ہے تو دوسری تشریح کیوں اختیار کی گئی اور اگر حدیث صحیح نہیں ہے تو پھر اس کو دوسروں نے ترجیح کیوں دی؟'' (ص ۲۶۷/ حاشیہ نمبر ۷)۔

حواشی میں زیادہ اہم تشریحی نوٹس ان آیات سے متعلق ملتے ہیں جن کی تفسیر میں مفسرین کے یہاں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان مقامات پر بقول مؤلفِ محترم ''قرآن ہی کی روشنی میں حقائق کو واضح کرنے کی اس طرح کوشش کی گئی ہے کہ لوگوں کو قرآن اور اسلامی احکام کے بارے میں غلط فہمی نہ ہو'' (ص ۳)۔ 'تشریحات' کا دوسرا اہم پہلو آیت/ آیات میں مذکور تاریخی واقعہ کی مختصر وضاحت ہے تاکہ پس منظر واضح ہونے سے آیت کا مفہوم سمجھنے میں مزید آسانی ہو۔

مختصر یہ کہ یہ ترجمہ گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے: اول یہ کہ آیات کی تشریح و ترجمانی میں خود قرآن کریم سے بہت مدد لی گئی ہے۔ مترجم گرامی نے اس ترجمہ کے ذیلی نام کے طور پر ''قرآن ہی کی روشنی میں'' درج کیا ہے۔ ترجمہ میں واقعتاً اس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ ترجمہ اردو تراجم قرآن کے موازنہ کے لیے بہت مفید ہے۔ تیسرے قرآنی آیات کی تفسیر میں مفسرین میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں ان کو سمجھنے اور ان کے اسباب کا پتہ لگانے میں اس سے مدد ملتی ہے۔ چوتھے اس ترجمہ میں آسان زبان اور سادہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ پانچویں یہ ترجمہ قرآن کے ترجمہ اور تشریح کے ایک نئے منہج کی راہیں کھولتا ہے اور اس پہلو سے غور وفکر کی دعوت دیتا ہے کہ قرآن مجید کے ترجمہ اور اس کے معنی و مفہوم کی وضاحت میں خود قرآن سے کس حد تک مدد لی جاسکتی ہے۔

(ظفر الاسلام اصلاحی)